انتقاد

نام کتاب : الفوز الکبیر فی اصول التفسیر

از : امام شاہ ولی اللہ رح - اصل فارسی سے عربی ترجمہ :
علامہ محمد منیر دمشقی - آخری فصل مبحث المقطعات
کا عربی ترجمہ از علامہ محمد اعزاز علی دیوبندی

شائع کردہ : المکتبہ العلمیہ - ۱۵ - لیک روڈ - لاہور

ضخامت : ۱۹۲ صفحات -

قیمت : تین روپیہ -

امام شاہ ولی اللہ رح (بارھویں صدی ھجری) میں ھندوستان کے عظیم مجتہد اسلامی مفکر اور بلند پایہ مصنف تھے - انھوں نے قرآن میں تفکر و تدبر کی دعوت کو عام کرنے کے لئے اپنی قلمی طاقتیں صرف کیں اور قرآن مجید کا فارسی ترجمہ کیا - اپنے دور کے عامۃ المسلمین بالخصوص علماء کے جمود و تعطل کو توڑا اور انھیں مسلسل جد و جہد اور جہاد و اجتہاد کرتے رھنے کی تلقین کی - قدرت نے انھیں آراء مختلفہ میں تطبیق دینے کا ملکہ عطا فرمایا تھا - ان کی تحریر کا سب سے بڑا کمال یہ ھے کہ وہ اپنے قاری کو اپنی پہنچ سے بالا تر تک رسائی کی ترغیب دیتے ھیں - اس کی ایک مثال زیر تبصرہ کتاب کے موضوع سے متعلق پیش کی جاتی ھے - شاہ صاحب لکھتے ھیں :

" ناسخ و منسوخ آیات کی فہرست علماء کے ھاں بہت طویل ھوگئی . . . . متاخرین کی اصطلاح بالخصوص ھماری اختیار کردہ توجیہ کے مطابق منسوخ آیات کی تعداد تھوڑی ھے . . . . کتاب الاتقان میں علامہ جلال الدین سیوطی نے علماء

کی ناسخ و منسوخ کی طویل بحث کے بعد متاخرین کی رائے جو علامہ ابن عربی کی رائے کے مطابق ہے تقریباً بیس آیتوں کو شمار کیا ہے اور اس فقیر کی رائے میں ان میں سے بھی بیشتر قابل غور ہیں۔ . . .“

بعد ازاں وہ ”الاتقان“ میں مذکورہ بیس ناسخ و منسوخ آیات کو اپنے تنقیدی تبصرہ کے ساتھ درج کرتے ہوئے ان میں سے صرف پانچ میں — جنہیں بقول مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم نہایت آسانی سے تطبیق دی جا سکتی ہے — نسخ مان لیتے ہیں۔ مولانا سندھی مرحوم ان میں سے ایک آیت بطور نمونہ لے کر اسے غیر منسوخ ثابت کرتے ہیں - مرحوم جو شاہ ولی اللہ کے مزاج شناس تھے ناسخ و منسوخ آیات میں شاہ ولی اللہ کا مسلک بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

”ہمارے خیال میں شاہ صاحب کا اصل مقصود تو یہی ہے کہ قرآن مجید میں سرے سے کوئی آیت منسوخ نہیں مگر وہ اس بات کو مصلحت کی وجہ سے صراحتاً نہیں کہتے کیونکہ اس طرح صراحتاً کہنے سے ان کی بات معتزلہ کے قول کے مشابہ ہو جاتی ہے اور عام اہل علم اس پر غور کرنا ہی چھوڑ دیتے اور شاہ صاحب جو اصلاح کرنا چاہتے تھے وہ نہ ہوتی“ -

(شاہ ولی اللہ اور ان کا فلسفہ از مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم)

شاہ ولی اللہ رح کا اکثر اختلافی مسائل میں اس قسم کا محتاط رویہ ، اپنے ذہین قاری کو اس بلند مقام پر پہنچانے کے لئے سہمیز ہوتا ہے جہاں وہ خود نہ پہنچ سکے - اور یہی ایک مخلص اور ترقی پسند استاذ کا اسلوب تعلیم ہوتا ہے:

گر ما نہ رسیدیم تو شاید برسی

اصول تفسیر میں شاہ صاحب کی زیر تبصرہ کتاب عالم اسلام میں بہت مقبول ہوئی ، بعض مدارس میں اسے نصاب میں بھی جگہ دے دی گئی ، اردو اور عربی میں اس کے ترجمے ہوئے اور کئی بار شائع ہوئے - زیر تبصرہ اشاعت پر اس کے

ناشر مولوی عبدالحق صاحب نے اپنے پیش لفظ میں یہی لکھا ہے کہ نایاب ہونے کی وجہ سے ہم نے اسے پھر سے چھاپ دیا ہے۔

سب سے پہلے اس کتاب کے قاری کو یہ پریشانی ہوتی ہے کہ مقدمہ میں تو وہ شاہ ولی اللہ رحـ کی یہ تحریر دیکھتا ہے کہ اس کتاب کے مقاصد پانچ ابواب میں منحصر ہیں (دیکھئے صفحہ : '' د '') لیکن فہرست میں یا کتاب میں کہیں پانچواں باب نظر نہیں آتا جبکہ فارسی اصل اور عربی ترجمہ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی میں یہ پانچواں باب موجود ہے۔ شاید مصنف رحـ کی اسے علیحدہ چھاپنے کی رخصت سے فائدہ اٹھایا گیا ہو، لیکن چونکہ یہ باب خود شاہ ولی اللہ رحـ نے عربی میں لکھا ہے لہذا فارسی والے تو اس رخصت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں عربی میں کتاب چھاپنے والوں کے لئے یہ رخصت نہیں عزیمت ہے ہماری رائے میں بہتر ہوگا کہ ناشرین اپنے نسخہ کی تکمیل کے لئے پانچواں باب چھاپ کر بطور ضمیمہ منسلک کر دیں کیونکہ مصنف نے لغت کی اتنی معلومات ایک مفسر کے لئے لازمی قرار دی ہیں۔ ہمارے خیال میں قرآن مجید کے طلبہ کے لئے یہ قیمتی اضافہ یقیناً نہایت مفید ہوگا۔

شاہ صاحب نے پہلے باب میں قرآن کے معانی و مطالب کو مندرجہ ذیل علوم پنجگانہ میں تقسیم کیا ہے (۱) علم احکام (۲) علم بحث و مناظرہ (۳) علم تذکیر بآلاء اللہ (کائنات میں اللہ کی قدرتوں کا مطالعہ) (۴) علم تذکیر بایام اللہ (تاریخ سے عبرت)۔ (۵) علم تذکیر بالموت۔

دوسرے باب میں نظم قرآن کے اسرار و رموز کھولے گئے ہیں تیسرے باب میں قرآن کے اسلوب بدیع کی حکمتیں بیان کی گئی ہیں، چوتھے باب میں تفسیر کے مختلف فنون کا تذکرہ اور صحابہ و تابعین کی تفسیر کے اختلافات کا حل ہے۔ پانچواں باب جو اس کتاب میں موجود نہیں قرآن مجید کے مشکل الفاظ کی شرح پر مشتمل ہے۔ شاہ ولی اللہ رحـ لکھتے ہیں کہ ایک مفسر کے لئے قرآن مجید

کے الفاظ کی اتنی معلومات کا حفظ کر لینا ضروری ہے اور اس کے بغیر تفسیر کا مطالعہ ممنوع و محظور ہے۔

کتاب کے مضامین اور ترجمہ کی صحت پر کچھ لکھنا اس مختصر سے مضمون میں ممکن نہیں یہ ایڈیشن تخریج آیات اور توضیحی ملحوظات کی وجہ سے ممتاز ہے اگر چہ موخر الذکر میں کہیں غیر ضروری تطویل بھی ہے (مثلاً صفحہ ۱ پر نمبر (۲) صفحہ ۹ پر نمبر (۲) وغیرہ -

صفحہ ۱۱۰ پر فارسی عبارت : و لہذا در وقت استفہام او " ام " می گویند و در وقت عطف " أو " کے عربی ترجمہ : " و من ھھنا اطلاقھم کلمہ " أو ، أم وقت الاستفھام و وقت العطف أو " میں اول الذکر " أو " کا اضافہ سہو ہے ، جو دونوں عربی نسخوں میں موجود ہے صحیح کچھ اس طرح ہونا چاہئے : و من ھھنا اطلاقھم کلمۃ " أم " وقت الاستفھام به و وقت العطف " أو " -

صفحہ ۳۴ پر " ولاسکنی " حدیث کے الفاظ کے لئے نمبر ۸ حاشیہ میں سورہ بقرہ کا حوالہ دیا گیا ہے جو درست نہیں ، صفحہ ۴۳ پر " یسألونك " کے بجائے " یسألون " اور صفحہ ۵۸ پر " یأتوننا " کے بجائے " یاتونا " اور اسی قبیل کی غلطیاں زیادہ توجہ کی طالب تھیں - ہمیں شاہ ولی اللہ رح کے بعض مستعملہ الفاظ یا تاویلات سے اختلاف ہو سکتا ہے لیکن مجموعی طور پر یہ کتاب قرآن فہمی کے لئے انتہائی مفید معلومات رکھتی ہے اور قرآن مجید میں تدبر کرنے والے ہر شخص کے لئے اس کتاب کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔

(عبد الرحمن طاهر سورتی)